

### الحديث من اتفاني

دولت ہمہ از اتفاق خیزد۔ بے دوسلئے از نفاق خیزد

اہل سلام کی خوش قسمتی۔ کہ چون چون انہیں اتفاق کی کوشش کیجاتی ہے۔ نون تو ان کا باہمی اتفاق بڑھتا جاتا ہے اور ان کے حال پر اختلافی پر یہ مصرعہ صادق ثابت ہوتا ہے۔  
مرض بڑھتا گیا چون چون درواکی۔  
یہ نفاق پہلے تو اہل سلام کے مختلف العقائد فرقوں میں تھا۔ جس کے سبب انہوں نے رافضی۔ خارجی۔ و سنی فرقوں میں کھلایا۔ اور ایک دوسرے کو دائر اسلام یا سنت سے خارج کیا۔ اب یہ نفاق ایک متحد العقائد فرقہ اہل حریث میں پہلتا جاتا ہے۔ جو اتفاق کا بڑا حامی تھا۔ اور اس کا مخالفان۔ اور دوسرے فرقوں کی باتیں پر لہجہ نالائقی کے باہمی تفرقہ و اختلاف کو وہ افسوس و حسرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور اس پر آیات منقولہ حاشیہ پر حکایتیں سن کر ان کی طرف انکوبلا تھا۔

واعتصموا بجمیع اللہ جمیعاً۔ ولا تفرقوا  
ولا تفرقوا الذین تفرقوا واحلفوا بالذین  
تفرقوا دینکم وکانوا شیعاست منہم  
ولا تنازعوا فتفلسوا و تذهبوا بحکمہ

ہندوستان میں۔ اس گروہ کی نشوونما۔ تہذیب و تمدن۔ گندرا تھا۔ اور ہنوز انکی دعوت اتفاق و اتحاد کا اثر غیر بن پر کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ خود اس فرقہ کے اعیان میں بھونٹ پڑ گئی۔ اور جس تفرقہ کی سبب اور چون کو حسرت و محارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے وہ انکی باجعت قلیلہ میں نظر آئے تھے۔ اور اب وہ انہیں اس بوجہ سے شک رہی ہے کہ اسکی نسبت یہاں تفرقہ میں دکھائی نہیں دیتی۔  
آیات مذکورہ بالا جنکو وہ دوسروں کی تفرقہ پر پڑھتے تھے اب انہیں صادق آ رہی ہیں۔ اور علاوہ ان بہت آیات جنہیں بعض حاشیہ میں منقول ہیں۔ انکو عزت خطاب بخش رہی ہیں۔

تسببہم جمیعاً وقلوبہم شیئ ذلک بانہم قلوبہا  
تفرقوا x بیکثر بعضکم بعضاً ولبعض بعضکم بعضاً

پرانے اہل تفرقہ تو اپنے ہمسروں سے مخالفت کرتے تھے۔ عوام جاہل عامی جاہلون اور علماء و فضلاء سبھی عالمی و مذہبوں سے معارض و مقابل ہوتے۔ اس گروہ میں عجب نامساواتی کے ساتھ مخالفت ہو رہی ہے۔ کہ جو ای محض ہیں نہ ایک حرف بکھا جانتے ہیں نہ بڑھتا ہے۔ وہ اپنے عقائد کی خیالات و عقائدات کو صرف بگاڑنے پر توجہ دیتے ہیں۔  
جسکو زبان و قلم و عالم۔ فضل سسر زود۔ سرغندہ وغیرہ غیر خطاب دیکھتے ہیں۔ مقابلہ و معارضہ بذریعہ تحریر کر دیتے ہیں۔  
یہ مخالفت اب و شایستگی سے ہوتی اور دستانہ و بارانہ طور پر ہوتی ہے۔ تو ہرگز انہوں میں شکایت کا محل نہیں ہے۔ اور نہ ان

جو سیکھتے وہ انقوم شاکستہ ہوتے ہیں۔ آتی ہو کہ وہ کسی کسی مسئلہ اور کسی مضمون میں کسی خاص شخص کو مخالف نہیں کہتا۔ اور نہ کسی کو ام لیا ہے۔ نہ مخالفین سے۔ نہ اپنی طرف سے کسی کو ام لیا۔ نہ غنیمت کو کر کے مقابلہ میں لیا

تفریق کا موجب بنی۔ بلکہ حال یہ رہی تصور ہوتے اور حکم حدیث منقول حاشیہ نصیحت و خیر خواہی سمجھی جاتی۔

الذین النصیحة لله والرسول والائمة المسلمون وجمعهم

انہ سے کہ اخوت و ہمدردی و نصیحت و خیر خواہی کی ہر ایک جہلی اسمین پائی نہیں جاتی۔ وہ اپنے پیشواؤں یا ہائیموں پر بظہر خیال حال اپنے خادموں کو انکے اغلاط و خطائوں پر زبانی یا پرانیوں پر تحریر فریبہ سے کہیں متنبہ نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی مجالس بدگوئی میں رات دن انکی عنایت و معیبت جوئی کرتے ہیں یا لڑاکا اخباروں کی جگہ رسالوں کے ذریعہ سے نہایت لبر و الفاظ سے انکے نام لیکر ان کی برائی کی تشہیر کرتے ہیں۔ کوئی انکو تصدیق نہ کرتا ہے (جو قائل کے خیال میں کا فر یا مشرک کہہ کرے۔ ایسے ہی گوئی گویا کلمہ کا خطاب دیتا ہے۔ کوئی شدید تفضیلی بنا تا ہے۔ و علم ہذا القیاس۔ اور طر فہ یہ کہ جن لوگوں نے انکو کلمہ توحید پڑھایا۔ انکو رام نام کہنا چھڑایا۔ سالہا سال انکو دین سکھایا۔ ہندوستان پنجاب میں توحید و سنت کا دلکا بچایا۔ اطراف عالم (ہند و عرب و غیرہ جزائر) میں اتباع سنت کا خیال بپالیا۔ سنا کہا سالانہ خیر یونیکا دکھایا ان کی نسبت وہ اخباروں میں یہ کا ذیب و اراجیف شائع کرتے رہتے ہیں کہ انکے خیالات بدل گئے ہیں۔ اور اپنے کا نفیذ نیشنل جلیوں میں کہتے ہیں۔ کہ وہ حقیقی بن گئے۔ اور اپنے دوستوں کو (جو ان پیشواؤں کو اب تک پیشوا سمجھتے ہیں) پر نیوٹ خوش نہیں کہتے ہیں کہ وہ بھی جی ہو گئے۔ اور خود عقل کے دشمن مذہب کے مطلق دوست اتنا نہیں سمجھتے کہ ان مفکرانہ کارروائیوں میں وہ اپنی جماعت اور اپنے مذہب کی بچہ کنی کر رہے ہیں اسناد ان کی مانند

حلیہ لکھی پتہ تیا۔ و صنی ہذا القیاس۔ اپنے خیال کے انبار کا (خطا ہو خواہ صواب) ہر کی کو اختیار و حق حاصل ہے۔ مگر اپنے ہی اعضا و اخوان میں کو کسی خاص کام لینا یا اسکا خاص پتہ تیار اسکو نشانہ بنانا ان ہی لوگوں کا کام جب کو حق و اذہر حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ نامی و مشہور اشخاص کے مقابلہ سے صرف اپنا نام و شہرت چاہتے ہیں۔ احقاق ہر ظہار حق سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ انشاء اللہ کہ مضامین پر بعض لوگوں کا یہ گمان نہیں ہو نہ اصل اشخاص کو نشانہ نشانہ بنایا جاتا ہے۔ گویا خاص نام نہیں لیا جاتا۔ محض نشانہ ہے۔ یہ گمان تب صحیح ہو جبکہ مضامین میں کسی شخص کی طرف ایسے الفاظ سے اشارہ پایا جائے جنکو اس شخص سے تعلق ہو۔ اور کسی شخص اس شخص کے کوئی دوسرا مفہوم نہ ہو سکے۔ ان مضامین میں تو عام الفاظ جیسے بعض اہمیت یا ہر ایک بعض اخوان یا کیت صاحب استخاطب ہوتا ہے۔ جنہوں کو اشارہ نہیں پایا جاتا۔ اور ناس کے کوئی خاص شخص مفہوم ہوتا ہے۔ ان میں مضامین کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں غرض من فلان اشخاص کا جو اب ہو مگر یہ ان مضامین اور ان الفاظ یا اشارات کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ ان اشخاص کی تحریرات کا نتیجہ ہے۔ جو ان مضامین کے مخالف ایک ہی نام نظر آتا ہے۔ جیسے یہ ہے کہ جس شخص نے ان تحریرات کو دیکھا ہے۔ ان مضامین کو پڑھ کر نہیں سمجھ سکتا کہ وہ ان تحریرات کے مقابلہ میں کچھ اور دستوں و دستوں کے ہر نام لیکر یا لکھنے سے بنا کر نہیں ہر ہر نام لیکر نہیں دیکھ سکتا کہ وہ کچھ اور دستوں کے ہر نام لکھنے میں نہیں ہے۔ اور اسی پر افسوس ہے۔ ہر دماغ و حلق مخالف ہر کوئی افسوس نہیں کر سکتا ہے۔

تفریق کا موجب بنی۔



اسلامی احکام نکاح و طلاق پر پانچ الفین اسلام کے اعتراضات کا جواب و مصاد

احکام اسلام و فقہاء معتبرین کا موازنہ  
(لائق توجہ اہل مذہب کو گورنٹ)

چونکہ احکام مسائل اسلام سر پر دو اوقات تین تین و مہذا وہ ہمہ دانی کے  
دعی ہیں وہ بعض مسائل نکاح و طلاق کے سبب اسلام پر سخت معترضین ہیں۔ اور  
اپنے مسائل مذہب کو مسائل اسلام پر ترجیح دیتے ہیں۔

نکاح کی نسبت ان کے دو سخت اعتراض ہیں ایک یہ کہ اسلام میں تعدد  
ازدواج کا ایک ایسا حکم ہے جس سے ان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اخلاقی  
حالت تباہ ہوتی ہے مرد و عورت میں مساوات کا پتھر لٹا جاتا ہے مرد  
کو اسکے قدرتی حق مساوات سے زیادہ حق دیا جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اسلام میں عورت کو ایک بے بداد مخلوق کی مانند سمجھا جاتا  
ہے اور مرد کو اس کا مالک و آقا۔ وہ تو شوہر کے لیے خود کیسے ہی حالات و مقتضات  
علیحدگی پیش آئیں مرد کی قید میں رکھی جاتا ہے۔ کسی حالت میں وہ اس سے علیحدہ  
ہونے اور اس کو نکاح سے آزاد ہونے کا محاذ و سن نہیں سمجھی جاتی جس میں اس  
کی قدرتی آزادی فنا ہوتی ہے اور اس کو خدا و قوی و صفات کی بیکاری عمل میں آتی ہے

۱۱۱۔ اج کل کے مشرفین سر ولیم میڈر صاحب کے حلقہ میں جنہوں نے اپنی اس کتاب میں  
جس میں حالات زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت کیے لکھا ہے۔ "گنرت"  
ازدواج طلاق اور غلامی سے جو مذہب ہم کے مسیح میں بیگ کے خلاق کو نقصان  
پہنچا ہے۔ بیگ کی زندگی کو زہر بنا ہے۔ مسیح میں بڑا گندہ لگتی ہے۔ مذہب انسانی  
کی آزادی کھلی جاتی ہے اور فنا ہوتی ہے و سیرہ خیرہ۔